بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہَ الْکَرِیم، اَمَّابَعْد

بے پردگی کے نقصانات

موقر علماء عظام، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،،،

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں نعمت اسلام سے نوازا اور ایک ایسی شریعت دی جس میں صحیح عقائد، عمدہ اخلاق اور کردار کی پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیم ہے اور شرک وبدعت وبداخلاقی اور بے حیائی سے ممانعت پوری تاکید کے ساتھ موجود ہے۔ اور ہر ہر قدم پر علم وعمل اور قانون کے ذریعہ عفت وپاکدامنی کو فروغ دیا گیا اور بے حیائی، زناکاری وغیرہ پر پابندی عائد کی گئی ہے۔

پاکیزہ معاشرہ اور صاف ستھری سوسائٹی کے لئے عورتوں کو گھروں میں رکھ کر گھریلو ذمہ داریاں ان کو دی گئیں اور مردوں کو باہر کی ذمہ داریوں کا پابند کر کے مردوں اور عورتوں کو باہمی اختلاط سے روکا گیا تاکہ ایک صاف ستھرا اور پاکیزہ معاشرہ وجود میں آسکے اور مسلم معاشرے کی یہ خصوصیت اب تک باقی تھی اور تقریباً پچاس سال سے غیروں کی حیاسوزی کی تحریک بلکہ یلغار سے ہمارا معاشرہ بری طرح متاثر ہوا ہے اور افسوس اور حد درجہ ماتم کی چیز یہ ہے کہ اس کا مقابلہ اور فحاشی کا خاتمہ کرنے اور اس پر روک لگانے کے بجائے بعض مسلم دانشور اس کوشش میں ہیں کہ بے حجابی کو جواز کا درجہ دیدیا جائے بلکہ بعض نے تو چہرہ کے حجاب کو غیر ضروری قرار دیدیا ہے اور اس بات کا دعوی ہی نہیں بلکہ دعوت دینے شروع کردی ہے کہ چہرہ، ہتھیلیوں اور پیروں کو کھلا رکھا جائے۔

اسی پس منظر قرآن وحدیث کی روشنی میں چہرہ کے حجاب پر چند دلائل پیش خدمت ہیں:

۱) قرآن مجید نے مردوں اور عورتوں کو مشترکہ حکم: یَحْفَظُوا فُرُوْجَھُمْ اور یَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُن (سورۂ النور ۳۰۔۳۱) کے الفاظ میں دیا ہے، اور بار بار قرآن کے بہت سے مقامات اور احادیث میں بکثرت یہ حکم وارد ہوا ہے، یہ سب کو معلوم ہے کہ شرمگاہ کی حفاظت چہرہ کے پردہ سے ہی ہوتی ہے۔ اور عصمت دری کی ابتداء چہرہ کی بے پردگی سے ہوکر زنا کی حد تک جا پہنچتی ہے۔ چنانچہ مشہور حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ وَزِنَاھُمَا النَّظْرُ اور مزید فرمایا کہ وَالْفَرجُ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ اَوْ یُکَذِّبُہٗ (صحیح بخاری) آنکھ بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا بدنگاہی ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کردیتی ہے۔

۲) وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوبِھِنَّ (سورۂ النور ۳۱) اور عورتوں کو چاہئے کہ اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہیں، یعنی دوپٹہ سروں سے چہرہ اور گلے کو ڈھانکتے ہوئے سینہ کو بھی اچھی طرح چھپائیں اور اگر صرف یہ مراد لیا جائے کہ سینوں پر ہی ڈالے رہیں تو بھی ضمناً چہرہ کا پردہ بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگا کیونکہ چہرہ ہی اصل جمال اور فتنہ کا سامان ہے، حسن وقبح کا معیار چہرہ ہی ہے، لہذا چہرہ کا حجاب بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔

۳) غَضِّ بَصَر والی آیت میں دوجگہ اِلَّا مَا ظَھَرَ کے الفاظ آئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے مطابق پہلے اِلَّا مَا ظَھَرَ سے زینت ظاہرہ کی طرف اشارہ ہے، خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہوں جیسے چہرہ، ہتھیلی وغیرہ خواہ انسانوں کی بنائی ہوئی ہوں جیسے آرائشی اور جاذب نظر لباس یا

برقع۔ اوردوسرے اِلَّا مَا ظَهَرَ سے باطنی زینت مراد ہے۔مطلب یہ ہے کہ اگر تمام تر کوشش کے باوجود اجنبی پر زینت ظاہرہ یعنی آرائشی لباس، چہرہ اور ہتھیلیاں کھل جائیں تو معاف ہیں اور زینت باطنہ کوشش کے باوجود افرادخانہ پر کھل جائیں تو معاف ہیں۔اِلَّا مَا اَظْهَرْنَ کے بجائے اِلَّا مَا ظَهَرَ کے الفاظ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے مطابق آیت کا یہی مطلب ہے۔

۴) وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ (سورۃالنور۳۱) عورتوں کو زمین پر پیر پٹخ کر چلنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ کہیں پازیب کی جھنکار وزینت سے واقف ہوکر کوئی گرویدہ نہ ہوجائے، حالانکہ نقاب میں رہ کر پیر پٹخنے والی کالی، گوری، جوان، بوڑھی، حسین اور بدصورت کوئی بھی عورت ہوسکتی ہے۔اگر پازیب کی آواز کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ایک حسین وجمیل جوان عورت کو سرخی، پاوڈر اور زیب وزینت کی تمام فتنہ سامانیوں کے ساتھ کھلے چہرہ گھومنے کی اجازت ہوجائے، نہیں ہرگز نہیں۔

۵) وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِي لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحاً (سورۃالنور۶۰) بوڑھی عورتوں جن کی عمر بالکل ختم ہواوران میں اب کسی کو ترغیب باقی نہ رہی ہو۔ قرآن مجید میں صرف انہیں کو فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ اَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ کے الفاظ سے چہرہ کھولنے کی اجازت ضروردی ہے، لیکن آگے وَاَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ کے ترغیبی الفاظ لاکر ان کو بھی ترغیب دی کہ چہرہ کو ڈھانکنا تمہارے لئے بہرحال افضل ہے، یہاں اَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ سے پورے یا آدھے کپڑے اتارنا نہ تو مراد ہے نہ عرفاً ایسا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی نے یہ معنی لئے ہیں، یہاں اجازت چہرہ کھولنے کی دی جارہی ہے، بوڑھیوں اور صرف بوڑھیوں کو چہرہ کھولنے کی اجازت کا واضح مطلب یہی ہے کہ ان سے کم عمر والیوں کو چہرہ کھولنے کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں ہے۔

۶) آیت حجاب کی تفسیر میں قرآن کے بہترین ماہر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ان الفاظ میں ہے کہ مسلمان عورت کو جب کسی مجبوری سے باہر نکلنا پڑے تو ان کو جلباب یعنی بڑی چادریں اپنے سروں پر اس طرح اوڑھ لینا چاہئے کہ رخسار، گردن، گلا اور سینہ پوری طرح چھپ جائے اور راستہ دیکھنے کے لئے صرف ایک آنکھ کھلی ہونی چاہئے۔الضروره تتقدر بقدر الضرورة صحابی کی تفسیر حجت ہی نہیں بلکہ بقول بعض علماء مرفوع حدیث کا درجہ رکھتی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آیت حجاب نازل ہوئی تو انصار عورتیں ایسی تواضع وانکساری سے سروں پر کالی چادریں ڈال کر نکلتی تھیں گویا ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہوں جو ذرا سی حرکت سے اڑ جائیں گے۔

احادیث کی روشنی میں چھرہ کا حجاب:

۱) قال النبی ﷺ اِذَاخَطَبَ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا (رواه احمد) جب تم میں سے کسی عورت کو پیغام نکاح دینے کا ارادہ ہو تو اس کو دیکھ لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

اس حدیث میں صرف پیغام نکاح دینے والوں کو اجنبیہ کو دیکھنے میں گناہ سے مستثنی کرنے کا مطلب واضح ہے کہ اوروں کو دیکھنے اور دکھانے میں گناہ ہوگا۔ واضح ہو کہ خطبہ (پیغام نکاح) میں صرف چہرہ ہی دیکھا جاسکتا ہے۔

۲) بخاری ومسلم کی روایت ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو عیدگاہ جانے کا حکم دیا تو بعض صحابیات نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض کے پاس جلباب نہیں ہے تو ارشاد نبوی ہوا: لِتُلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا کہ اپنی بہنوں کو اپنے جلباب میں کرلیا کرو۔ اس سے بھی عیاں ہے کہ صحابیات بغیر حجاب کے نہیں نکلتی تھیں۔

۳) قال النبی ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاءَ لَمْ يَنْظُر اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ امّ سَلمة رضی اللّٰه عنها كَيْفَ يضع النساء بذيوبهن قال يرخينه شبرا، قالتْ اِذَنْ تَنْكَشِف اقدامهن، قال ذراعاً ولا يزدن عليه.

پیروں کو چھپانے کے لئے جو کہ موقع زینت نہیں ہیں، اگر کپڑے دراز کرنے کا حکم ہے تو کیا چہرہ کو کھولنے کی اجازت ہو جائے گی۔

نسائی کے علاوہ صحاح ستہ میں مکاتب سے بھی پردہ کا حکم ہے جو کہ ابھی بھی پورے طور سے اجنبی نہیں ہوا ہے۔

نیز حالت احرام میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کہ جب مردوں کا گزر ہوتا تھا تو ہم عورتیں اپنے چہروں کو ڈھانک لیتی تھیں۔ حالانکہ حالت احرام میں کشف وجہ یعنی چہرہ کا کھولنا واجب ہے۔ لیکن ایک عمومی واجب پر عمل کرنے کے لئے تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی احرام کے واجب کو ترک کر دیتی تھیں، ورنہ اگر چہرہ کا حجاب عام حالت میں مستحب ہوتا تو استحباب کے لئے صحابیات اور خاص طور سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ترک واجب نہ کرتیں۔ رواہ ابوداود) ان پاکیزہ تعلیمات پر ہمیں دل و جان سے عمل کرنا چاہئے تھا چہ جائیکہ ہم ہی بے حیائی اور بے پردگی کے جواز تلاش کرنے لگیں۔

سادگی اپنوں کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

اس کے برخلاف غیروں نے ہمیں آلودہ کرنے اور فحاشی کے دلدل میں کس طرح ڈبونے کی کوششیں کی ہیں، ذرا ایک نظر ادھر کر لینا مناسب ہوگا۔

اب اسکولوں میں مخلوط تعلیم اور ایسے یونیفارم کا رواج دیا جا رہا ہے کہ جسمیں نصف برہنی کے ساتھ بے حیائی ہے۔ مخلوط تعلیم اور بے حیائی کے لباس پر اعتراض کرنے والوں کو قدامت پسند اور دقیانوس کہہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسکولوں کے بے حیائی والے ماحول میں نشو ونما پانے کے بعد کالج اور یونیورسٹی میں پہنچنے تک مسلم بچیوں کے رنگ و روپ بالکل بے حیائی میں ڈھل چکے ہوتے ہیں اور حیا سوزی اور فحاشی کے وہ مناظر سامنے آنے لگتے ہیں کہ انسانیت اور شرم و حیا اپنا سر پیٹ کے رہ جائیں۔

سوال یہ ہے کہ تعلیم کے لئے کیا مخلوط تعلیم ضروری ہے اور کیا بے حجابی اور نیم عریانی کے بغیر کوئی لیکچر سمجھ میں نہیں آئے گا اور کیا کسی مضمون کو سمجھنے کے لئے زیب وزینت والا چہرہ ضروری ہے اور کیا چھوٹے اور چست لباس کے بغیر کوئی کتاب سمجھی نہیں جا سکتی۔ اور کیا کلچر کے نام پر والدین کے سامنے ان کی بیٹیوں کو اسٹیج پر بے حیائی کے لباس میں ڈانس کروانا اور نچوانا حصول تعلیم کے لئے ضروری ہے۔ یہ سب بے حیائی کے کام اب مسلمان بھی کر رہے ہیں۔ ان احوال میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگ ایڈز کی وجہ سے موت کے منہ میں ہیں تو کونسی تعجب کی بات ہے، نیز محبت میں ناکامی کی وجہ سے اگر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں خودکشی کرتے ہیں تو اس میں حیرت ہی کیا اور اگر اسقاط حمل کی وجہ سے لاکھوں جانیں ضائع جائیں تو یہ کونسی انہونی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قانون کا مذاق اور فطرت کے خلاف جنگ کا بالکل یہی نتیجہ ہونا چاہئے۔ اللہ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے، آمین اور اپنے حکموں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

بے پردہ نظر آئیں جو چند بیبیاں — اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گر گیا

پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ یہ کیا ہوا — کہنے لگیں کہ عقل پر مردوں کی پڑ گیا

شفیق احمد قاسمی، ریاض